مسلمانو مسلمانو اے مصطفےٰ پیارے کے نام پر قربانو

اُسی پیارے محبوب کی عظمت کے لئے ذرا اس

تمہید ایمان بآیات قرآن

۱۳ ھ

کو ملاحظہ فرمائیے

تصنیف لطیف

مجدد مأتہ حاضرہ اعلیٰحضرت مولانا مولوی مفتی حاجی محمد احمد رضا خانصاحب بریلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

محمد حسن قادری نوری چک سادہ چک شریف (گجرات)

پتہ

نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور ۲

قرآن بآیات تمہید ایمان ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین محمد والہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین بالتجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز کثیر السیأت کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ آمین
یا ارحم الرحمین

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ مسلمانو دیکھو دین اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے۔

اوّل یہ کہ لوگ اللہ و رسولؐ پر ایمان لائیں دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں مسلمانو ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کا قرآنِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جبتک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الٰہی میں گزارے سب بیکار و مردود ہے

بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر و عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دیے ایسوں ہی کو فرماتا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبول اعمال ہوئی یا نہیں۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اے نبی تم فرما دو کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہانتک کہ اللہ اپنا عذاب اوتارے اور اللہ تعالےٰ بےحکموں کو راہ نہیں دیتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جبتک میں اسے اسکے ماں باپ اور اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب

دیکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک
تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں
ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت
ہے۔ بھائیو خدا ایسا ہی کرے مگر ذرہ کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد
سنو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ
لَا یُفۡتَنُوۡنَ ۝

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں
گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی۔ یہ آیت مسلمانوں کو
ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعاے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا
نہ ہو گا ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان
ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے
حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن و حدیث
ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم۔ تو اس کی آزمایش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ تمہارے استاد تمہارے پیر تمہاری اولاد تمہارے مفتی تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کیسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت انکی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ انکو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینکدو ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اسکی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا اس کے جبّے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی جُبّے نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لیکر کیا کریں کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات

بنائی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی بنا ہی یا اسے ہر برُے سے بدتر برُا نہ جانا یا اُسے برُا کہنے پر برُا مانا یا اسیقدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اسکی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو لِلّٰہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں ہوئے قرآن و حدیث نے جسپر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے مسلمانو کیا جس نے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اسکا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ اُن کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للّٰہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ دیکھو

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَ ھُمْ اَوْ اَبْنَآءَ ھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ

الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ انکے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی۔ چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ اللہ اونسے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہونچے۔ اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسولؐ کی جناب میں گستاخی کرے مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے بھائی عزیز سب کو گنا یا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی

کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے۔ ورنہ مسلمان نہ رہو گے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ ورسولؐ کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حُسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔ (۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا (۳) تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لیجائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ (۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے خدا والے ہو جاؤ گے (۵) منھ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال وگمان سے کروڑوں درجے افزوں (۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا (۷) یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اسکا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ مسلما تو خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم

دولتوں پر نثار کرے تو اللہ کی لعنت پائیں پھر زید و عمرو سے علاقۂ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجیے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو انسے رفاقت کریں تو وہی لوگ ستم گار ہیں اور فرماتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الیٰ قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

السَّبِیْلِ ○ (الی قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ ج یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ج یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم چھپکر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دینگے قیامت کے دن اللہ تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈالدے گا کہ ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ اُن ہی میں سے ہے بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم وگمراہ ہی فرمایا تھا اس آیہ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو اُن سے دوستی رکھے وہ بھی اُن ہی میں سے ہے اُن ہی کیطرح کافر ہے ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپکر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجیے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی

شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے والعیاذ باللہ تعالٰی

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ بیشک جو لوگ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے مگر حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت ہوئے (۱) وہ ظالم ہے (۲) گمراہ ہے (۳) کافر ہے (۴) اس کے لئے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے والعیاذ باللہ تعالٰی۔

اے مسلمان اے مسلمان اے اُمتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ وسلم خدارا ذرہ انصاف کر وہ سات بہتر ہیں جوان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو جنت مقام ہو اللہ والوں میں شمار ہو مرادیں ملیں خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جوان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو آخرت میں خوار ہو خدا کو ایذا دے خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں مگر جان برادر خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہو گا۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں میں بے خبر نہیں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں تمہارے اقوال سن رہا

ہوں تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں دیکھو بے پروائی نہ کرو پرلے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ضد سے کام نہ لو دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اسکی رحمت کے کہیں نباہ نہیں دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائیگا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے ان کی عظمت ان کی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہاں میں خدا کی لعنت ہے دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلا ابدالآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلا عذاب شدید سے رہائی نہ ہو گی گستاخی کرنے والے جنکا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں وہ اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے للہ للہ ذرا دیر کو اللہ ورسول کے سوا سب ایں وآں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے

سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت، بلند عزت، رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بنا رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعت علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو خود اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہو گی اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اسے چھوڑیے اور کسی معظم سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دیکھئے ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں۔ ضرور ہے اور بالیقین ہے کیا جس نے شیطان کی وسعت علم کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے لیئے وسعت علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لیئے ثابت کرنا شرک ہو گی وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جسکو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لیئے اسکا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا مسلما تو کیا یہ اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اسکا شریک بنایا اور وہ بھی کسے ابلیس لعین کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ اُن کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو کیا خدا و رسولؐ کی توہین کرنے والا کافر نہیں۔ ضرور ہے کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کیا کی تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیئے بھی حاصل ہے کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے مسلمان مسلمان اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ۔ کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے۔ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی انکی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں پیر جیو نکو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سوٗر کو ہے تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتّے کو ہے تیرے پیر کو اوسیقدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ اور علم میں اُلّو گدھے، کُتّے، سُوٗر کے ہمسر و دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں۔ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسر شان ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ ان کی عظمت

ان سے بھی گئی گزری ہے کیا اسی کا نام ایمان ہے حاشَ للہ حاشَ للہ
کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو
دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے
پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا
تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں
مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو
سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا
ضرور ہے انتہیٰ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں
میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا کیا اس نے اللہ عزّ وجل
کے کلام کا صراحۃً ردّ و ابطال نہ کر دیا۔ دیکھو۔

تمہارا رب عزّ وجل فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
عَظِيْمًا ۝

اے نبی اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل
تم پر بڑا ہے یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزّ وجل
نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار

فرمایا اور فرماتا ہے۔ وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ٥ ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ٥ ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔ وغیرہا آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم جسکا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھیے کہ اس بدگوسے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ وسلم اور دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیا کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے پھر اگر خدا اسکا التزام کرے کہ ہاں

میں سب کو عالم کہو نگا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبو یہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اسطرح کہ اسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہے پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اُسکی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانو دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔ مسلمانو جس کی جرأت یہاں تک پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام وانسانیت سب سے آنکھیں بند کرکے صاف کہدے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کرے باطل بتائے پس پشت ڈالے زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اور اگر ہے تو کیا جواب۔ ہاں ان بدگویوں سے کہو کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور

پرجو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی علاچنیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات وبہائم مثلاً کُتے سُور کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع واذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے دست وپا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُلو۔ گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا۔ اس کی وجہ کیا ہے کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ایسا علم تو اُلو۔ گدھے۔ کتے سُور سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو عالم وفاضل وچنیں و چناں کہا جائے پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علما کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو گدھے۔ کتے۔ سُور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے کتے۔ سُور میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ ففظ مسلمانو یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا

کیا رود باطل کر دیا۔ مسلمانو خاص اُس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو اُن پر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں کہ۔

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی۔ ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور فرماتا ہے أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝ بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اسکا

ذمے گا یا تجھے گمان ہے کہ اونمیں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔ ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا اب ان سے پوچھیے کیا تمہارا علم انبیا یا خود حضور سیدالانبیا علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثنا کے برابر ہے ظاہر اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کر دی آپ تو دو پائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے تو یوں پوچھیے کہ تمہارے استادوں پیروں ملّانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپایوں کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہو گا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھکر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۞ مسلمانو یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پر نور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کیئے گئے پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃ

بالقصد رب العزۃ عزجلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اسکی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اُس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اسکو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے۔ جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن وتضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علماے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے کسی نے نیچے ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا لہذا ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیئے۔ یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنی گنہگار بھی نہ کہو کیا جس نے یہ سب تو اس مکذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس ہمیعنی اقرار کے کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہدیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے مسلمانو خدارا انصاف ایمان نام کا ہے؟

تھا تصدیق الٰہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا جب صراحۃً خدا کو کاذب کہکر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے خدا جانے مجوس وہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے اُن میں تو کوئی صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا اس کے کلام کو اس کا کلام جانتا اور پھر بیدھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا اس سے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کرسکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں۔ اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے واحد قہار جبار عزجلالہ سے ڈرو اور وہ آتیں کہ اوپر گذریں پیش نظر رکھکر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا ہرگز اللہ و رسول اللہ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں اُن کی حمایت نہ کرنے دے گا تم کو انسے گھن آئے گی نہ کہ ان کی بیج کرو اللہ و رسول کے مقابل اُن کی گالیوں میں مہمل وبیہودہ تاویل گڑھو للہ انصاف اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ

لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اس کا ساتھ دوگے یا اُسکی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اسکے بکنے سے بے پرواہی کرکے اس سے بدستور صاف رہوگے - نہیں نہیں - اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حمیت ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کروگے اس کے سایہ سے دُور بھاگوگے اسکا نام سنکر غیظ لاؤگے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے اس کے بھی دشمن ہو جاؤگے پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلہ میں - اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسولؐ کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانوگے ماں باپ کی محبت وحمایت کو اللہ و رسولؐ کی محبت و حرمت کے آگے ناچیز جانوگے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اسکا ہزارواں حصہ نہ ہو - یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے - مسلمانو تمہارا یہ ذلیل خیرخواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح التبیانات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان

خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (الیٰ قولہ تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اُس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور اُن سب سے جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو تم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ بیشک ضرور ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی

اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ اسرا ہا گیا ہے۔ یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہدیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہے ہیں۔ مانو تو تمہاری بہتر ہے۔ نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہان وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی ہیں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف جل و علا و تبارک و تعالیٰ

یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا اُن پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں۔ اوّل بے علم نادان ان کے عذر دو قسم کے ہیں عذر اوّل فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اس کا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سُن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحتہً فرما دیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذر دوم

صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں اسکا جواب

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ط فَمَنْ یَّھْدِیْہِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰہِ ط اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ

بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اُسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اُسے نہ اٹھایا ان کا حال اُس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں

کرتا اور فرماتا ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ o وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ج فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o سَآءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ o مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ o

انہیں نے پڑھکر سُنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اُس علم کے باعث اُسے گرے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اسکا حال کُتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ انکا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں کیا بُرا حال ہے انکا جنہوں نے ہماری آیتیں

جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔ یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں انکا تو شمار ہی نہیں یہانتک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو جواب ملیگا۔ لیس من یعلم کمن لا یعلم جاننے والے اور انجان برابر نہیں[1] بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا۔ اُس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب اُس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے علما۔ پھر اسکا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اُسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اُس کی تعظیم۔ بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا

---

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا ۱۲ منہ

پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا۔ اُسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں۔ یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور[۲] کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام میں رکھا گیا اُسے سجدہ نہ کیا اُسوقت سے لعنت ابدی کا طوق اُس کے گلے میں پڑا دیکھو جب سے اُس کے شاگردان رشید اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں ہر رمضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلینگے یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی بھاؤ کھُل گیا کروڑ افسوس ہے اُس دعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت

---

[۲] تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ صفحہ ۵۵۴ زیر قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا ان الملٰئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی جبھۃ ادم تفسیر نیشاپوری ج ۲ صفحہ سجود الملٰئکۃ لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان فی جبھۃ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم[۴] کو سجدہ کرنا اس سے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی علیہ والہٖ وسلم

ہو۔ اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ لے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلی اللہ علیہ وسلم آمین۔

فرقہ دوم

معاندین ودشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کرکے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام وقرآن و خدا اور رسول وایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغوا وتلبیس وشیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں مکر اول اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائیگا پھر کسی قول یا فعل کیوجہ سے کافر

کیسے ہو سکتا ہے۔ مسلمانو! ذرہ ہوشیار خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یوں ہی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسولؐ کو سڑی سڑی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیۂ کریمہ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گذرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے نیز

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط

یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور فرماتا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ○

منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جبتک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافی اسلام نہ صادر ہو۔ بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ○

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے - ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھیگا وہ آئے تو اُس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا - سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا - اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اسکا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے -

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ ط

اور اگر تم اُن سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اُسکی آیتوں اور اُس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے۔

انہ قال فی قولہ تعالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وما یدریہ بالغیب

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اُس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اُس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم

صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴
مسلمانو! دیکھو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے۔[1] اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت

---

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں ۱ ازاحۃ جوانح الغیب ۲ الجلاد الکامل ۳ ابراء المجنون ۴ سیل الہداۃ جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد و باللہ التوفیق ۱۲ کاتب عفی عنہ

نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے آمین۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماؒ[۱] کے خلاف ہے لیکن روز ازل سے روز آخر تک کا ماکان وما یکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرّے کے لاکھویں کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور انشاء اللہ العظیم بہت مفید تھا اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے۔ اُس فرقہ باطلہ کا مکر دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لا نکفر احدا من اھل القبلۃ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے مسلمانو اس مکر خبیث میں اُن لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھا۔ یا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے مسلمان ہے،

---

[۱] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگرچہ اللہ عزّوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو گالیاں دے کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ع چون وضوئے محکم بی بی تمیز۔ اولًا اس مکر کا جواب۔

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۝

اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منھ نماز میں پورب یا پچھان کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیا پر دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو مونھ کرنا کوئی چیز نہیں اور فرماتا ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

وہ جو خرچ کرتے ہیں اسکا قبول ہونا بند ہوا مگر اسی لئے کہ انہوں

نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے
اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ دیکھو انکا نماز پڑھنا بیان
کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے فقط قبلہ
کیسا قبلہ دل وجان کعبۂ دین وایمان سرور عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے اور فرماتا ہے

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ
فِی الدِّیْنِ ط وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ہ وَاِنْ
نَّکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ مِّنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ
فَقَاتِلُوْا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ لا اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ
یَنْتَھُوْنَ ہ

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے
دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی باتیں صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے
لئے اور اگر قول واقرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پہ
طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو انکی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز
آئیں۔ دیکھو نماز زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا
کافروں کا سرغنہ فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین
پر طعنہ نہیں اسکا بیان بھی سنیئے۔

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِہِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّہُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰکِنْ لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِہِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

کچھ یہودی بات کو اُس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سُنا اور نہ مانا اور سُنیئے آپ سُنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو۔ اور اگر وہ کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور سنیئے اور ہمیں مہلت دیجئے تو اُن کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن اُن کے کفر کے سبب اللہ نے اُن پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ کچھ یہودی جب دربارِ نبوت میں حاضر ہوتے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سُنیئے آپ سنائے نہ جائیں۔ جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سُنائے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ

تے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنَا کہتے جسکا ایک پہلو یے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمایئے اور مراد خفی رکھتے رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو دار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہو گی بلکہ انصاف کیجیے تو اُن باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہونچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اُسے جھوٹا بتائے مسلمان سُنی صالح ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ثانیًا اس وہم شنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبا تا حضرت امام پر سخت افترا واتہام۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔

صفاته تعالٰی فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة او محدثة او وقف فیها او شك فیها فهو کافر باللّٰه تعالٰی۔

اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو

انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں۔

من قال بان کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فھو کافر باللہ العظیم۔

جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا شرح فقہ اکبر میں ہے۔

قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ فی مسالۃ خلق القرآن فاتفق رایی ورایہ علی ان من قال بخلق القرآن فھو کافر واھم ھذا القول ایضا عن محمد رحمھم اللہ تعالیٰ

امام فخر الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہونچا یعنی ہمارے ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے

والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجیے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و بانت منہ امرأتہ

جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔ دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اسکی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ

و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و

من شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مجمع الانہر و در مختار میں ہے۔

واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ

مطلقاً و من شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔

جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اُس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے الحمد اللہ یہ نفس مسئلہ کا وہ گرانبہا جزئیہ ہے جس میں اُن بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے شرح فقہ اکبر میں ہے

فی المواقف لا یکفر اہل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما

علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال

المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا

یجوز تکفیر اہل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ

الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالیٰ ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بعضھم قالوا انہ الٰہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمومنین وھذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک مسلم اھ مختصرا

یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا۔ مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اُس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریئل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علیؓ کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اُس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی

ایمان نکرے اسی میں ہے

اعلم ان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الدین کحدوث العالم و حشر الاجساد و علم الله تعالیٰ بالکلیات والجزئیات و ما اشبه ذالک من المسائل المهمات فمن واظب طول عمره علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمه سبحنه بالجزئیات لایکون من اهل القبلة وان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لایکفر مالم یوجد شئ من امارات الکفر و علاماته ولم یصدر عنه شئ من موجباته۔

یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا حشر ہونا اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات وجزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے انکی مانند ہیں تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہلسنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ

اُسے کافر نہ کہیں گے جب تک اُس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اُس سے صادر نہ ہو۔ امام اجل سیدی عبدالعزیز بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں

ان غلا فیہ (ای فی ھواہ) حتی وجب الکفارہ بہ لایعتبر وفاقہ ایضاً لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشھود لھا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلماً لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المومنین وھو کافر وان کان لایدری انہ کافر

یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جسکے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اُس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے رد المحتار میں ہے

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام و ان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی

الطاعات کما فی شرح التحریر۔

یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔ کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض[1]

---

[1] شرح مواقف میں ہے سجودہ لہا یدل بظاہرہ انہ لیس بمصدق ونحن نحکم بالظاہر فلذا حکمنا بعدم ایمانہ لا لان عدم السجود لغیر اللہ داخل فی حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لہا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالٰہیۃ بل سجد لہا وقلبہ مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ وبین اللہ وان اجری علیہ حکم الکفر فی الظاہر ۱۲ منہ

تحیت فی نفسہ کفر نہیں ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثال بُت میں شرع نے مطلق حکم کفر بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی احتمال اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجد صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ والنظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بیان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویۃ" اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عنداللہ مقبول ہے کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر توبہ قبول

نہیں پھر کیوں تائب ہوں نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائیگا مسلمان ہوجاؤگے جہنم ابدی سے نجات پاؤگے اسقدر پر اجماع ہے۔ کما فی رد المحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم اُس فرقہ بیدین کا مکر سوم یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اُس کو کافر نہ کہنا چاہیئے اولاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر و ضعیف جسکا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان کہے یا دو۲ رکعت نماز پڑھے اور ننانوے ۹۹ بار بُت پوجے سنکھ پھونکے گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اُس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے یہی کافی ہے حالانکہ مؤمن تو مؤمن کوئی عاقل اُسے مسلمان نہیں کہہ سکتا ثانیاً اسکی رو سے سولہویں کی کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے سہی آخر وجود خدا کے تو قائل ہیں ایک یہی بات سب سے بڑھکر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور

قیامت وحشر وحساب وثواب و عذاب وجنت ونار وغیرہ بکثرت اسلامی
باتوں کے قائل ہیں ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ
اوپر گزریں کافی ووافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی ونماز خوانی صرف
ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرما دیا کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ
وہ مسلمان ہو کر اُس کلمے کے سبب کافر ہو گئے کہیں فرمایا لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان
کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جبتک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں
جمع نہ ہو جاتیں صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا ہاں شاید اسکا یہ جواب
دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اُس نے دائرہ اسلام کو تنگ
کر دیا کلمہ گویوں اہل قبلہ کو دھکے دے دیکر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام
سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَاتَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر
سُننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچیر یا ندویہ نیکچر یا اُن کے
ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ
عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ○ رابعاً اس مکر کا جواب

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا

جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ ز فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝

تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو۔ تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اُس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکون سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ بیچکر دنیا خریدی تو نہ اُنپر سے کبھی عذاب ہلکا ہو نہ اُنکو مدد پہنچے کلام الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار ۱۰۰۰ باتیں ہوں تو اُن میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرما رہا ہے کہ وہ اُن ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اُس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے دنیا میں اُس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اُس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائیگا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے

اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً:۔ اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جتنا افترا اٹھایا انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بخصلت یہود یُحَرِّفُونَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنا لیا فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ۹۹ باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا للہ بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ۹۹ ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے ۹۹ قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو سب طیب طاہر ہو جائیگا حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنے تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے۔ بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر

ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اُسنے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اسکی مراد کوئی پہلوے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا وہ عند اللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں (۱) عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ (۲) عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں اُن کے بتائے سے اُسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے یہ بھی کفر ہے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۞ (۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمال ہے (۵) سامندرک جانتا ہاتھ دیکھتا ہے (۶) کوّے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کے بدن پر گرنے (۸) کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے (۹) آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے (۱۰) پانسہ پھینکتا ہے (۱۱) فال دیکھتا ہے (۱۲) حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اُس سے احوال پوچھتا ہے (۱۳) مسمریزم جانتا ہے (۱۴) جادو کی میز (۱۵) روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے (۱۶) قیافہ دان ہے (۱۷) علم زایرچہ سے واقف ہے ان ذرائع سے اُسے غیب کا علم

قطعی یقینی ملتا ہے یہ سب بھی کفر ہیں[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من اتی عرافًا او کاھنًا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولاحمد وابی داؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد برئ مما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسلم۔

عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اُس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے۔ جس طرح رسولوں کو ملتا تھا یہ اشد کفر ہے وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○ (۱۹) وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اُس پر منکشف ہو گئے ہیں اسکا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا۔ یہ یوں کفر ہے کہ اُس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں۔

---

[1] یعنی جبکہ انکی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ من قال فلان اعلم منه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب نسیم الریاض۔

(۲۰) جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اُسے الہام سے ملے اُن میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت و تبعیت نہیں اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ رسول اصالۃً اُسے غیوب پر مطلع کیا یہ بھی کفر ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(۲۱) عمر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے۔ یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اُس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اُس کی بات کے اکیس[۲۱] پہلوؤں میں بیس[۲۰] کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ظن کے سبب اُس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اُس نے کوئی پہلوے کفر ہی مراد

لیا۔ نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدایا تنقیص شان سیّد انبیا علیہ وعلیہم
الصلوٰۃ والثنا ہیں صاف صریح ناقابل تاویل وتوجیہ ہو توجیہ ہو اور
پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو
کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے ابھی شفا و بزازیہ و درر و بحر و نہر و فتاویٰ
خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ کتب معتمدہ سے سُن چکے کہ جو شخص
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور
جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہودی منش لوگ
فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف
کرتے ہیں۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۝
شرح فقہ اکبر میں ہے۔

قد ذکروا ان المسألة المتعلقة بالکفر اذا کان لها
تسع وتسعون احتمالاً للکفر واحتمال واحد فی نفیه
فالاُولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی

فتاوائے خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے

اذا کانت فی المسألة وجوہ توجب التکفیر ووجه
واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان
یمیل الی ذلک الوجه ولا یفتی بکفره تحسینا

للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر

اسی طرح فتاوے بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نھایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نھایۃ فی الجنایۃ و مع الاحتمال لا نہایۃ

بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام وغیرہا میں ہے

والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں فائدہ جلیلہ اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشایخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے حکم کفر دیا اس سے مراد وہی

صورت کفریہ مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع وذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہو کہ اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں بحرالرائق ورد المختار میں ہے۔

علم من مسائلهم هنا ان من استحل ما حرمه الله تعالى على وجه الظن لا يكفر وانما يكفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظيره ما ذكره القرطبي فى شرح مسلم ان ظن الغيب جائز كظن المنجم والرمال بوقوع شئ فى المستقبل بتجربة امر عادى فهو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغيب والظاهر ان ادعاء ظن الغيب حرام لا كفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد فى البحر الاترى انهم قالوا فى نكاح المحرم لو ظن الحل لا يحد بالاجماع ويعزر كما فى الظهيرية وغيرها ولم يقل احد انه يكفر وكذا فى نظائره اھ

تو کیونکر ممکن کہ علما باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام

بعینہ انی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب وزائل ہوں گے اسکی تحقیق جامع الفصولین ورد المحتار رد حاشیہ علامہ نوح وملتقط وحجۃ وتاتارخانیہ ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وسل الحسام وغیرہا کتب میں ہے نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللولؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں وباللہ التوفیق یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں

جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیہا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیہا محمولا علی ارادۃ قائلہا معنی عللوا بہ الکفر واذا لم تکن ارادۃ قائلہا ذلک فلا کفر اھ مختصرا

یعنی کتب فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔ ضروری تنبیہ احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں اسمیں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف

حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا
اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہ ای امر اللہ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس
میں یہ تاویل گڑھ لیجائے کہ لغوی معنے مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس
کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں شفائے شریف
میں ہے۔ ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل صریح لفظ
میں تاویل کا دعویٰ نہیں سُنا جاتا۔ شرح شفائے قاریؒ میں ہے
ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ ایسا دعوے شریعت میں
مردود ہے نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا
ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔
فتاوے خلاصہ و فصول عمادیہ وجامع الفصولین و فتاوئے ہندیہ
وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال
بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر
کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ
میں پیغام لیجاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائیگا یہ تاویل نہ سنی
جائے گی فاحفظ مکر چہارم انکار یعنی جس نے ان بدگویوں کی
کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں
نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو اُن کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا

دتیا ہے اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منھ بنا کر چلدیے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بیحیائی صاف کہدیا کہ آپ معقول بھی کر دیجیے تو میں وہی کہے جاؤں گا۔ اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہدیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں۔ اور آخر ہے کیا۔ یہ ورد بطن قائل اس کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے کافر ہو گئے ع آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں تھا مدت سے علمائے اہلسنت نے ان کی رد چھاپے مواخذے کئے وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اسوقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیان گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتوے اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ ہجری میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ

میں اس کا اورنہ اس کا رد چھپا اور نہ فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا۔
اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی
کتابوں سے فتوی کا انکار کردینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں
جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے نہ کفر صریح کی نسبت
کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اسکا ایک مہری فتوے
اوسکی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر
ہو اور سالہا سال اسکی اشاعت ہوتی رہے لوگ اسکا رد چھاپا کریں زید
کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں۔ زید اُس کے بعد پندرہ ۱۵ برس جیے اور یہ
سب کچھ دیکھے سُنے اور اُس فتوی کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلا شائع
نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عاقل
گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اوسکا مطلب کچھ اور
اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں
سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔
۱۳۲۳ھ میں ان کے ان تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر
ان دشناموں کے متعلق کچھ علمائے مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ
کے پاس لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بیحد پیدا ہوئی دیکھنے
والوں سے اس کی کیفیت پوچھے مگر اُس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار

ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے
واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے
اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجیئے تو وہی کہے جاؤں گا - صدہا سوالات
اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ - جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ
کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دیدیا گیا اسے بھی چوتھا سال ہے۔
صدائے بر نخاست - ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے
کہ سرے سے یہی کہہ دیجیے کہ اللہ و رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا
میں پیدا ہی نہ ہوئے یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حیا دے مگر بہیجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف
مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں جو گالیاں دیں
ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ
بالعلانیۃ -

جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ۔

رواہ الامام احمد فی المسند والطبرانی فی الکبیر

والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بشیٔ حسن جید اور بفحوائے کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَہَا عِوَجًا۔

راہ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہدیتے ہیں ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہدیا۔ مولوی اسحٰق صاحب کو کہدیا مولوی عبدالحی صاحب کو کہدیا پھر جنکی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہدیا شاہ ولی اللہ صاحب کو کہدیا حاجی امداد اللہ صاحب کو کہدیا مولنا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہدیا پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گزر گئے۔ وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہدیا غرض جسکا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اُسے کافر کہدیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولنا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم مغفور سے جاکر جڑدی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہدیا۔ مولنا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے انہوں نے آیۂ کریمہ

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا پر عمل فرمایا خط لکھکر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ النجاء البری عن وسواس المفتری لکھکر ارسال ہوا۔ اور مولٰنا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو۔

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥ جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے اور فرماتا ہے۔ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ٥ ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر مسلمانو اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہدیا کہدیا فرماتے ہو۔ کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہدیا کس کتاب کس رسالے کس فتوے کس پرچے میں کہدیا۔ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے۔ دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے مسلمانو۔

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ٥

جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ مسلمانو آزمائے کو کیا آزمانا۔ بار ہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا آتی ہے کہ وہ رٹ جو مفسد کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے اور چھوڑیں کیونکہ۔ کہ مرتا کیا نہ کرتا اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ بھی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یونہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہدیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہدیا ہو گا۔ مسلمانو ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا وَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝ ان کا ادعاے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے

قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ لاؤ اپنی برہان اگر سچے اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر انکا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا۔ وہ بھی نرا ج

کا بلکہ سالہا سال کا۔ جن جنکی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی ہیں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بااینہمہ اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھیے کہ باراول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی و علیہ الفتوٰی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ثانیاً الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھیے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور باراول شعبان ۱۳۱۲ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوص جلیلۂ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ اس پر ستر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا صفحہ ۶۲ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کفِ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ثالثاً سل السیوف

الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ دیکھیے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں بحد بر کتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں بااینہمہ نہ شدتِ غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ ابتک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے اھ مختصراً۔ رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھیئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجیے یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوے دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناموں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بآلاخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر

یہی لکھا کہ حاشا للہ حاشا للہ ہزار ہزار بار حاشا للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ

مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین و ایمان اور روز قیامت و حضور بارگاہ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بیحیائی کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔ ع بیحیا باش وانچہ خواہی کن مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے

---

۵۱ گنگوہی وانبٹھی اور انکے اذناب دیوبندی ۱۲ کاتب عفی عنہ

دش وش اور بعض کو سترہ۱۷ اور تصنیف کو انیس۱۹ سال ہوئے (اور ان
دشناميوں کی تکفیر تو اب چھ۶ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے
المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول۲ کے
خوف کو سامنے رکھکر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا
ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی
عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جبتک یقینی قطعی
واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ
ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل
سکی کہ آخر یہ بندہ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستتر۷۷ وجہ
سے لزوم کفر کا ثبوت دیکر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک
وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا
کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے یہ بندہ خدا وہی تو ہے
جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع
یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر۷۸ وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت
دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشَ للہ میں ہرگز ان کی تکفیر
پسند نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہو گئی تھی جب

ان سے حامدؔاور کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی۔ حاش للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر[1] نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ من شك فی عذابہ وکفرہ فقد کفر جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے

---

[1] جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں انکی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپکو سُنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک میں شریک ہوتے تھے اہل اسلام ہوتے ۱۲۔ کاتب عفی عنہ

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ہ

کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا۔ اور فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ صاف جدا ہوگئی ہے گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا بے ضرور وہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا (۲) اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے (۳) جو اونہیں کافر نہ کہے جو انکا پاس لحاظ رکھے جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان ہی میں سے ہے ان ہی کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا (۴) جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و نارو او پادر ہوا ہیں۔ یہ چار دن بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلےٰ واضح و روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا باقی ہدایت رب العزۃ کے اختیار ہے بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے

عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہو گا لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے حضور فتوے پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ مبین احکام و تصدیقات اعلام جلوہ گر الٰہی اسلامی بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ آمین ۔ آمین ۔ آمین

والحمد للہ رب العالمین وافضل الصلوٰۃ و اکمل السلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ وحزبہ اجمعین ۔ آمین ۔

کتبہ محمد اسلم منصور والی نزد گوجرہ منڈی
(لائلپور)

اعلیحضرت مجدد دین و ملت مولانا الحاج احمد رضا خاں صاحب کی تصنیفات

الامن والعلی ۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دافع البلا ہونیکا ثبوت ۔ ۳/-

الاستمداد ۔ تین سو ساٹھ شعروں کا مبارک قصیدہ مع اردو شرح ۳/-

احکام شریعت ۔ جامع مسائل ضروریہ میں بہترین کتاب ہے ۳/-

الملفوظ مکمل جن میں مسلمانانِ عالم کیلئے اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل ہے ۴/۵۰

الزبدۃ الزکیہ ۔ حرمت سجدۂ تعظیم میں بہترین کتاب ہے ۱/۲۵

احسن الوعا ۔ دعا کے طریقے اوقات مقامِ اجابت و اعمال و تقاضائے حاجت ۱/۵۰

الکوکبۃ الشہابیہ ۔ اطیب البیان وغیرہ کتب وہابیہ کا بہترین رد -/۷۵

الخطبات رضویہ ۔ خطبات اعلیحضرت معہ مواعظ منظوم مہریہ -/۷۵

اقامۃ القیامہ ۔ مسئلہ قیام میلاد مبارک میں بے نظیر کتاب ۔ -/۵۰

اہلاک الوہابیین ۔ مزارات کی تحریم و توقیر اور غیر مقلدین کی تعذیب و تعذیر -/۵۰

ملنے کا پتہ

نوری کتب خانہ اسلام گنج ۲ لاہور

اعلحضرت مجدد دین و ملت مولنا الحاج احمد رضا خاں صاحب کی تصنیفات

خالص الاعتقاد ۷۵/-	سبحان السبوح ۳/-
سیف المصطفیٰ ۱/-	سل السیوف الہندیہ ۲۵/-
تجلی الیقین ۱/۲۵	بدر لق المنار ۵۰/-
الکشف شافیا ۵۰/-	جزء اللہ عدوہ ۱/۲۵
جلی الصوت ۲۵/-	شمع شبستان رضا ۲/-
صفائح اللجین ۵۰/-	صلوٰۃ الصفا ۲۵/-
عرفان شریعت مکمل ۷۵/-	فقہ شہنشاہ القلوب ۵۰/-
منیر العین ۱/۵۰	فتاوی رضویہ جلد اول ۱۷/-

ملنے کا پتہ نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور ۲

اعلیحضرت مولانا الحاج احمد رضا خاں صاحب کی تصنیفات -

انباء المصطفیٰ - حضور نبی کریم ما کان و ما یکون کے عالم ہیں اور ان کو مصیبت میں پکارنا جائز ہے   -/۶۳/-

افاز وجد الکرامہ - نماز میں تکبیر بیٹھ کر سننا اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہونے کا ثبوت   ۱/۲۵

الزمزمۃ القمریہ - قصیدہ غوثیہ شریف کی بہترین شرح   -/۶۳/-

ازالۃ العار - درباب ممانعت مناکحت از سائر اہل بدعت بالخصوص از غیر مقلدین   -/۳۰/-

ایذان الاجر - بعد دفن میت کے قبر پر اذان کہنے کا ثبوت -   -/۲۵/-

الفضل الموہبی - غیر مقلدین کے رد میں لاجواب کتاب   -/۲۵/-

الاعلام - دھواں صائم کے ناک یا حلق میں بلا قصد خود چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا   -/۲۵/-

اعجب الامداد - بندوں کے بندوں پر کس قدر حقوق ہیں   /

الصمصام - نصاریٰ کے اعتراض کا جواب اور ان پر اعتراضات کا مجموعہ   /

فوائد دورہ حدیث

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور ۲